REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۹ احسان ۱۳۳۹ھش | ۱۹ جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۳۸

امریکی ایوانِ نمائندگان نے دریائے سندھ کے طاس کو ترقی دینے کے منصوبے کیلئے

امریکی امداد کا بل بھاری اکثریت سے منظور کرلیا

فوجی امداد کے بجٹ میں بھی بیس کروڑ ڈالر کی رقم بحال کرنے کی منظوری دیدی گئی

واشنگٹن ۱۸ جون۔ کل امریکی ایوان نمائندگان نے بھاری اکثریت سے دریائے سندھ کے طاس کو ترقی دینے کے منصوبے کے لئے امریکی امداد کا بل منظور کر لیا۔ قبل ازیں تصرف کمیٹی نے نئے مالی سال میں اس منصوبے پر کوئی رقم خرچ نہ کرنے کی سفارش کی تھی۔ کل جب یہ بل ایوان نمائندگان میں زیر بحث آیا تو تصرف کمیٹی کے صدر نے بتایا کہ تصرف کمیٹی کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ اس اہم منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی امداد نہ کی جائے۔ تصرف کمیٹی اس بارہ میں اور زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ ایوان نمائندگان کے متعدد ڈیموکریٹک اور ری پبلکن ارکان نے بل کی پُرزور حمایت کرتے ہوئے اس منصوبے کو دور رس نتائج کا حامل قرار دیا۔ اسی طرح ایوانِ نمائندگان نے یکم جولائی سے شروع ہونے والے مالی سال کے لئے غیر ملکوں کی فوجی امداد کے بجٹ میں ۲۰ کروڑ ڈالر کی رقم بحال کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ قبل ازیں تصرف کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ غیر ملکی فوجی امداد کے بجٹ میں ۴۰ کروڑ ڈالر کم کر دیئے جائیں۔ اب یہ بل منظوری کے لئے سینٹ میں بھیجا جائے گا۔

حکومتِ جاپان سمجھوتے کی توثیق کے بعد عام انتخابات کرانے پر غور کر رہی ہے

نئے انتخابات کے بعد صدر آئزن ہاور کو جاپان آنے کی پھر دعوت دیجائیگی

ٹوکیو ۱۸ جون۔ کل حکومت جاپان کے ایک ترجمان نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت امریکہ کیساتھ باہمی سمجھوتے کی توثیق کے بعد ملک میں عام انتخابات کرانے پر غور کر رہی ہے۔ ترجمان نے مزید کہا نئے انتخابات کے بعد صدر آئزن ہاور کو جاپان آنے کی پھر دعوت دیجائیگی۔ سوشلسٹ پارٹی نے وزیر اعظم کیشی سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا تھا لیکن انہوں نے سمجھوتے کی توثیق سے قبل مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

صدر آئزن ہاور فارموسا پہنچ گئے

تائپہ ۱۸ جون۔ صدر آئزن ہاور جو آجکل مشرق بعید کا دورہ کر رہے ہیں۔ آج منیلا سے فارموسا پہنچ گئے۔ انہوں نے یہ سفر کروزر قسم کے ایک بحری جہاز میں طے کیا۔ ساتویں امریکی بحری بیڑے کے بہت سے جہاز ان کے ہمراہ تھے۔ کمیونسٹ چین کے ساحلی توپ خانے نے کل رات صدر آئزن ہاور کی فارموسا میں آمد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے جزائر کیموائے پر شدید گولہ باری کی۔ یہ گولہ باری اتنی شدید تھی کہ ۱۹۵۸ء کے بعد سے اب تک اتنی شدید گولہ باری پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

— ٹوکیو ۱۸ جون۔ جاپان کی ایک نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق وزیر تعلیم جاپان نے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ صدر آئزن ہاور کو مدعو نہ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسکول رات طلبہ کے مظاہرہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔

روسی طیارے جنوبی چین بھیجدیئے گئے

روم ۱۸ جون۔ اطالوی خبر ایجنسی کی نشر کردہ اطلاع کے مطابق روس نے بہت سے بمبار طیارے جنوبی چین کے ہوائی اڈوں کو بھیجدیئے ہیں۔ اور مشرق بعید کی روسی فوجوں کے کمانڈر کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ صدر آئزن ہاور کے دورۂ مشرق بعید کے موقعہ پر جنوبی چین خاص طور پر جزائر کیموائے اور جزائر ماٹسو کے قرب و جوار میں فوجی مشقیں شروع کرا دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۸ جون ۱۹۶۰ء بوقت دس بجے قبل دوپہر

کل دن بھر حضور کو ہلکی اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ مگر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ بیان کرنے کے بعد احباب کو صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

وزیر اعظم جاپان نے امریکہ سے معافی مانگ لی

ٹوکیو ۱۸ جون۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کیشی نے کل امریکی سفیر مسٹر میکارتھر سے ملاقات کی اور صدر آئزن ہاور کے دورۂ جاپان کی تنسیخ پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے مسٹر میکارتھر سے درخواست کی کہ صدر آئزن ہاور کو بھی معذرت کا پیغام پہنچا دیا جائے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے ڈپٹی کیبنٹ سکرٹری کو امریکہ بھیجا جا رہا ہے۔ جہاں وہ صدر آئزن ہاور کو مسٹر کیشی کی طرف سے معافی کا خط پیش کریں گے۔

حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی مرحومؓ کا تابوت مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیا گیا

— انا للہ وانا الیہ راجعون —

ربوہ ۱۸ جون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تابوت کل مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ جو مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد کے والد اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے چچا تھے ۱۲ مارچ ۱۹۲۹ء میں بمقام جہلم وفات پا گئے تھے۔ اور وہیں امانتاً دفن کئے گئے تھے۔ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۰ء کو مکرم مولوی قمر الدین صاحب آپ کا تابوت جہلم سے ربوہ لائے۔ نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود مہمان خانہ کے بالمقابل گھاس کے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۰ء

اسلامی اخلاق

اعتراض کا جائزہ

آپ نے سورہ احزاب کی جس آیہ کا ترجمہ پیش کیا ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

واذ اخذنا من النبین میثاقہم
ومنک ومن نوح وابراھیم
وموسیٰ وعیسی ابن مریم
واخذنا منھم میثاقاً غلیظاًo
لیسئل الصادقین عن صدقھم
واعد للکافرین عذاباً الیماًo

(سورہ احزاب)

مولانا نے اپنے ترجمہ میں الفاظ۔
لیسئل الصادقین عن
صدقھم
کا ترجمہ کیا ہے۔
تاکہ خدا کے لوگوں سے ان کی
سچائی کے بارے میں سوال کرے
حالانکہ ترجمہ یہ ہو سکتا ہے
تاکہ الصادقین (خاص سچوں سے)
ان کی سچائی کے بارے میں سوال
کرے۔

خدا جانے "الصادقین" کا ترجمہ "خدا کے لوگ" کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر مودودی صاحب قرآن کریم کے الفاظ پر قائم رہتے تو ان کو اس بعید تاویل کا موقع نہ ملتا جو انہوں نے محولہ بالا عبارت میں کی ہے کیونکہ انبیاء علیہ السلام اور آنحضرت صلعم سے جس بات کا اللہ تعالےٰ نے عہد لیا ہے وہ ان الفاظ میں موجود ہے

لیسئل الصادقین عن
صدقھم

الصادقین پر ال تخصیص کا ہے یعنی خاص سچے لوگ اللہ تعالےٰ نے یہ جملہ لکھ کر تغییر بالرائے کرنے والوں کو باندھ دیا ہے مگر مودودی صاحب نے غلط ترجمہ کر کے اس بندھن کو توڑنے کی کوشش فرمائی ہے۔

قرآن کریم میں صرف ایک اور جگہ میثاق النبین کا ذکر ہے مگر مودودی صاحب نے بغیر کسی حوالہ درج کرنے کے ایک خود ساختہ عام اصول پیش کر کے مغالطہ ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ یہاں انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلعم سے الٰہی احکام پر قائم رہنے کا میثاق لیا گیا ہے۔ دوسرا مقام جہاں اللہ تعالےٰ نے میثاق النبیین کا ذکر فرمایا ہے۔ سورہ آل عمران کی حسب ذیل آیہ کریمہ ہے

واذ اخذ اللہ میثاق النبین
لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ
ثم جاءکم رسول مصدق لما
معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ
قال ءاقررتم واخذتم علیٰ
ذالکم اصری قالوا اقررنا
قال فاشھدوا وانا معکم
من الشاھدینo فمن تولیٰ
بعد ذالک فاولئک ھم
الفاسقون۔

ترجمہ:۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے نبیوں کا عہد لیا کہ جو کتاب اور حکمت میں نے تم کو دی ہے۔ پھر جب رسول آئے جو اس کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے (اللہ تعالےٰ نے کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر تم نے میرا عہد لے لیا ہے (نبیوں نے) کہا ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ تعالےٰ نے) کہا گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

ان آیات سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم سے جو عہد لیا ہے۔ وہ مصدق رسول پر ایمان لانے کا عہد ہے اور احکام کی پابندی کا عہد نہیں ہے جیسا کہ مودودی صاحب کا خیال ہے۔ اسی طرح پہلی آیہ میں لیسئل الصادقین عن صدقھم کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت صلعم سے الصادقین کی تصدیق کا عہد لیا ہے نہ کہ احکام کی پابندی کا اور اگر کوئی آل عمران والی آیات کی روشنی میں "الصادقین" کے لفظ پر غور کیا جائے تو قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق صادقین کا لفظ انبیاء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور الصادقین کا ال ظاہر کرتا ہے کہ یہاں وہی مضمون ذرا اجمال کے ساتھ دہرایا گیا ہے جو سورہ آل عمران میں بیان کیا گیا ہے البتہ بعض انبیاء علیہم السلام کے نام بھی دئے گئے ہیں۔

سورہ احزاب میں چونکہ آنحضرت صلعم شان ابوت زیر بحث ہے اور جیسا کہ آیہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے اور جیسا کہ خود مودودی صاحب کی تشریحات سے واضح ہوتا ہے زید کو متبنّی ہونے کی وجہ سے ان کو آنحضرت صلعم کا بیٹا سمجھا جاتا تھا جب اس سورہ میں اس کا انکار کیا گیا تو سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ جب آپ کی دیگر اولاد بھی کوئی نہیں اور لے پالک کے بیٹا ہونے سے بھی انکار کیا جاتا ہے تو پھر کیا نعوذ باللہ آپ "ابتر" ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ بے شک آپ کی کوئی نسبی نرینہ اولاد نہیں اور نہ زید ہی آپ کا بیٹا ہے تاہم آپ رسول اور خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے نہ صرف لوگوں کے باپ ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ کی ابوت انبیاء علیہم السلام کو بھی محیط ہے۔ ظاہر ہے الصادقین سے انبیاء مراد لینا سورہ احزاب کے بنیادی مضامین کی رو سے بے محل نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ سے عہد کا ذکر کئی جگہ ہے۔ لیکن میثاق الانبیاء کا ذکر انہی دو جگہوں میں آیا ہے۔ جہاں جہاں میثاق کا ذکر آتا ہے اپنے ماحول کے مطابق اسکے معنی سمجھے جا سکتے ہیں اسی طرح جہاں دو جگہ میثاق النبیین کا ذکر ہے دونوں میں تطبیق کی یکساں وجوہات تلاش کرنا خلاف قاعدہ نہیں کہا جا سکتا۔

مولانا مودودی صاحب نے یہاں اپنی شان علمیت کا بھی عجیب مظاہرہ فرمایا ہے اور وہ اس طرح کہ آپ نے اللہ تعالےٰ پر بھی طنز کر ڈالا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا کے متعلق قرآن پڑھنے والے کے دل میں اس سے کچھ اچھی رائے قائم نہیں ہوتی جب وہ دیکھتا ہے کہ ایک طرح کے بیان کو ختم کئے بغیر درمیان میں نبوت کا مسئلہ چھیڑ گیا۔ تو وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ خدا کو کلام میں ربط قائم رکھنے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا۔"

(تسنیم لاہور ۱۲ جون ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالےٰ کے تعلق میں ایک عالم کے لئے اس قسم کا لہجہ اختیار کرنا کہاں تک جائز ہے۔ مودودی صاحب نے قرآن کریم میں جہاں دوسری جگہوں میں عہد کا ذکر آیا ہے۔ اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ مگر حوالہ کوئی نقل نہیں کیا تاکہ آپکی صحت قیاس کا جائزہ لیا جا سکے۔ سورہ مائدہ میں وصیت کا ذکر ہے عہد اور وصیت میں جو فرق ہے اسکے علاوہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہاں کوئی ایسا قرینہ موجود نہیں ہے کہ سورہ احزاب کی آیہ کو سورہ مائدہ کی آیہ کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اور وہ نتیجہ نکالا جائے جو مودودی صاحب نے نکالا ہے۔ محض یہ کہنا کہ وہاں انبیاء کو وصیت اور یہاں انبیاء کے میثاق کا ذکر ہے کافی نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کو مختلف تلقینات فرمائی ہیں جن کے مضامین الگ الگ ہیں۔

سورہ آل عمران اور سورہ احزاب کی میثاق النبیین والی بات دوسری ہے اور جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے دونوں میں "نبی" کی تصدیق کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ رسول کے لفظ کی بجائے "الصادقین" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ آنحضرت صلعم کے بعد جس نبوت کی تصدیق کی ضرورت ہے۔ وہ آنحضرت صلعم کی شان ابوت سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا ذکر مستقل نبوت سے الگ کیا گیا ہے۔ اور دونوں میں تفریق کرنے کے لئے "النبیین" کی بجائے "الصادقین" کا ہمہ گیر لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مطابق آپ کے فیض روحانی سے نہ صرف نبی بلکہ صدیق۔ شہید اور صالحین بھی آپ کی امت میں پیدا ہونے تھے۔

سورہ آل عمران اور سورہ احزاب کی آیات اگرچہ بظاہر ایک مضمون بیان کرتی ہیں تاہم دونوں میں ایک نہایت ضروری فرق ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم بلا وجہ اعادہ نہیں کرتا ہر جگہ کے لحاظ سے ایک مضمون کے معنی ایک دوسرے سے فرق کے ساتھ ہوتے ہیں خواہ وہ فرق نہایت لطیف ہو۔ سورہ آل عمران کی آیہ کریمہ میں عام نبوت کا ذکر ہے مگر سورہ احزاب میں آنحضرت صلعم کی شان ابوت والی نبوت کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے دونوں میثاق الگ الگ ہیں۔ اگرچہ نبوت کے لحاظ سے بنیادی دونوں کا ایک ہی مضمون ہے۔ اسلئے اگرچہ دونوں کا ایک دوسری کی روشنی میں مطالعہ کرنا جائز ہے۔ تاہم اس لطیف فرق کا ادراک ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے قرآن کریم میں مضمون یا الفاظ کا اعادہ بلاوجہ نہیں ہوتا ہر مضمون اور الفاظ اپنے ماحول کے مطابق خاص معنی سے مقید ہوتے ہیں۔ یہ بات اس بات سے الگ ہے کہ بعض دفعہ قرآن کریم زور دینے کے لئے اپنی الفاظ کا اعادہ کرتا ہے جس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جیسا کہ سورہ الرحمٰن میں فبای آلاء ربکما تکذبان کی تکرار ہے یہ بلاغت کا شاہکار ہے کہ جوں جوں انسان ان الفاظ کو تلاوت میں دہراتا ہے۔ ہر بار ان الفاظ کی ایک بالکل نئی اور وسیع تر کیفیت طبیعت پر نقش ہوتی ہے۔ آخر وہ اس کیفیت میں سرتاپا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا۔

ہماری لائبریری

مکمل ہونی چاہیئے عیسائیت، یہودیت اور دوسرے تمام مذاہب کے بارہ میں کتب کا اس میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے خاصکر وہ کتب جن میں مخالفین کی طرف سے اسلام کے خلاف بدزبانی کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ یہودیوں نے اسلام کے خلاف بہت سی گندی کتابیں شائع کی ہیں وہ ہماری لائبریری میں موجود ہونی چاہئیں جب تک اس قسم کا لٹریچر موجود نہ ہو۔ بہت مشکل پیش آ سکتی ہے۔ اور بعد میں مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد میں نے ایک بستہ میں ہاتھ کی لکھی ہوئی

ایک انگریزی کی کتاب

دیکھی جس میں اسلام کے خلاف بہت بدزبانی تھی۔ وہ بستہ ایک پرانا اور میلا سا کپڑا تھا۔ جو شاید بعد میں کسی نے جلا دیا۔ کیونکہ پھر ڈھونڈ تلاش کے باوجود نہیں مل سکا ایسی کتب کا لائبریری میں ہونا ضروری ہے جہاں ایک انتظام کے ماتحت وہ محفوظ رکھی جا سکتی ہیں۔ ایسی کتب کے جمع کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ ولایت میں جو ہمارے مبلغ ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ یہودی علماء اور عیسائی علماء سے اس قسم کی کتب کا پتہ لگائیں۔ جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھی گئی ہوں۔ اور پھر ان کتب کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ بہت بڑا کام ہے

اگر اس قسم کی مکمل لائبریری قائم کی جائے تو اس پر قریباً ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا کیونکہ کتابوں کی تعداد کم سے کم ایک لاکھ ہوگی۔ یوں تو تین چار لاکھ کتابیں ہونی چاہئیں لیکن اگر ایک لاکھ کتب کا بھی اندازہ رکھا جائے۔ اور ہر کتاب پر قریباً پندرہ روپیہ ہی خرچ سمجھ لیا جائے۔ تو بھی پندرہ لاکھ روپیہ کا خرچ ہے۔ پرانی کتب کا ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ میں نے پرانی اناجیل کے نسخے تلاش کرانے کی کوشش کی۔ لاہور اور جالندھر وغیرہ شہروں میں آدمی بھیجا۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ ممکن ہے اگر اور زیادہ خرچ کیا جاتا تو مل جاتیں مگر اتنے زیادہ اخراجات تو پھر قومی طور پر ہی کئے جا سکتے ہیں۔ کوئی فرد ذاتی طور پر تو ایک حد تک ہی خرچ کر سکتا ہے۔ اور پھر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر پنجاب کے سب بڑے بڑے مقامات پر تلاش کی جاتی۔ اور جو پادری اب پنشن پا چکے ہیں۔ اور غریب ہیں ان سے ملا جاتا۔ تو ممکن ہے کامیابی ہو جاتی۔ ایسی کتب حاصل کرنے کا اصل طریق تو یہ ہے کہ

ماہرین فن کے ذریعہ کوشش

کی جائے۔ یوں تو ہمارے ملک میں کئی آدمی ایسے ہیں۔ جو ایسی پرانی کتب کی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ تو اندھیرے میں لکڑی تلاش کرنے والی بات ہے۔ خواہ ہاتھ میں سانپ آ جائے اور خواہ لکڑی۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ ایسی کتب حاصل کرنے کی کوشش کرنا صحیح طریق نہیں

صحیح طریق یہ ہے

کہ ماہرین فن کے ذریعہ کوشش کی جائے ہمارے لئے کئی دقتیں ہیں۔ پہلے تو یہ معلوم کرنا بھی مشکل ہے کہ کسی موضوع پر کون کون سی کتب ہیں۔ پھر یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ کہاں سے مل سکتی ہیں۔ صحیح طریق یہی ہے کہ ماہرین فن کے ذریعہ کوشش کی جائے۔ بعض ایسی کمپنیاں ہیں جو پرانی کتب جمع کرتی ہیں۔ مگر ان کی معرفت لینے میں یہ مشکل ہے کہ قیمت بہت زیادہ دینی پڑتی ہے۔ کیونکہ ان کو علم ہوتا ہے کہ فلاں کتاب کس حیثیت کی ہے۔ ان کا

علمی طبقوں میں رسوخ

ہوتا ہے خط و کتابت ہوتی ہے۔ وہ ڈھونڈ تو دیتی ہیں۔ مگر ان کے ذریعہ کئی کتابیں حاصل کرنے پر خرچ بہت آتا ہے۔

میں نے مجلس مشاورت پر نظارت اصلاح و ارشاد سے کہا تھا کہ وہ ان کتابوں کو جمع کرنے کی کوشش کرے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کے متعلق بدزبانی کی گئی ہے۔ اور میں نے کہا تھا کہ اس پر جو کچھ خرچ آئے گا وہ میں دوں گا۔ مگر کئی ماہ گزر چکے ہیں انہوں نے ایک کتاب بھی تلاش نہیں کی۔ حالانکہ

ایسی کتابیں جمع کرنا ضروری ہے

مثلاً جعفر زٹلی وغیرہ کی کتب اور اشتہارات وغیرہ ہیں ان کو جمع کرنا چاہیئے۔ ایسا لٹریچر کچھ عرصہ کے بعد بالکل ہی نہیں ملے گا۔ لوگوں کی نظروں سے تو وہ اوجھل ہو جائیگا اور مخالف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے بعض سخت الفاظ پڑھ کر جو آپ نے بطور جواب لکھے ہیں اعتراض کریں گے۔ حالانکہ آپ نے تو مخالفین اسلام کی نہایت ہی گندی گالیوں کے بعد سرسری طور پر کہیں کہیں جواب دیا ہے۔ اگر مخالفین کی گالیوں پر مشتمل لٹریچر ہمارے پاس محفوظ نہ ہو۔ تو ہم جواب کیسے دے سکیں گے۔ پس ایسی کتب جمع کرنی ضروری ہیں۔ یہ نہیں کہ کوئی کسی کے پاس ہو اور کوئی کسی کے پاس ہو۔ بلکہ انہیں لائبریری میں

ایک انتظام کے ماتحت

رکھنا چاہیئے۔ اور لائبریری کے لئے ایک ماہر لائبریرین بھی رکھنا چاہیئے۔ لائبریرین ہر شخص نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک بڑا فن ہے کلکتہ لائبریری کے لائبریرین کو پندرہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ بہت بڑا فن ہے کہ کتابوں کو کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ کیڑوں سے ان کو کس طرح بچایا جا سکتا ہے۔ دھوپ کس موسم میں لگانی چاہیئے۔ اور پھر کتابیں تلاش کیسے کی جا سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں کوئی لائبریرین نہیں۔ کسی کلرک کو اس کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ جسے کتاب کی عظمت کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو اس کام کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ وہ تالوں کی چابیاں تو رکھ سکتا ہے۔ مگر لائبریری کے کام سے کما حقہ واقف نہیں ہو سکتا۔ اور کتابوں کی قدر نہیں جان سکتا۔ اس لئے کم سے کم ایک مولوی فاضل انگریزی دان رکھا جانا چاہیئے۔ اس پر بعض دوستوں نے عرض کیا۔ کہ موجودہ لائبریرین حکیم غلام حسین صاحب (مرحوم و مغفور) کو کام کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ اور کافی مشق ہو گئی ہے۔ وہ ہر مضمون کی مطلوبہ کتاب بڑی آسانی سے نکال دیتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا استقلال میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس طرف توجہ کرتے رہے۔ اور محنت کرنے میں لگے رہے۔ اس لئے سیکھ گئے۔ یہی کام دراصل لائبریرین کا ہوتا ہے۔ کہ اسے بتا دیا جائے۔ کہ فلاں موضوع پر کوئی کتاب چاہیئے اور وہ فوراً بتا دے۔ کہ فلاں کتاب ہے۔ پھر لائبریری کے لئے ایک کھلی جگہ بھی درکار ہے۔ عمدہ عمارت ہونی چاہیئے۔ بند جگہ میں لائبریری ہو۔ تو کتابوں کو کیڑا لگ جاتا ہے۔

لائبریری کا وقت

بھی ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دفاتر کے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں مثلاً صبح نو بجے سے ۱۱ بجے تک اور پھر شام کو ۵ بجے سے ۹ بجے تک۔ کمرے بھی متفرق ہونے چاہئیں۔ تا جو لوگ چاہیں الگ بیٹھ کر بھی مطالعہ کر سکیں۔ بڑی بڑی لائبریریوں میں تو کاغذ قلم دوات وغیرہ بھی مہیا کی جاتی ہے۔ تا کوئی نوٹ کرنا چاہے تو کر سکے۔ غرض لائبریری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ علم دراصل مدرسوں میں حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ لائبریریوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مدرسہ میں تو صرف چند طالب علم حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر لائبریری میں جو چاہے جا کر پڑھ سکتا ہے۔

قلمی کتابوں کا جمع کرنا

بھی ایک فن ہے۔ لنڈن۔ پیرس۔ قاہرہ اور مراکو وغیرہ میں پرانی کتب کثرت سے مل سکتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان مقامات پر جا کر کوشش کرے۔ تو بہت سی قیمتی کتب مل سکتی ہیں۔

غلط عقائد کی سزا دنیا میں نہیں ملتی

ایک دوست نے سوال کیا کہ عیسائی یورپ کو صدیوں تک شرک کرنے کی کیا سزا ملی ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا:

یہ سوال ہم سے نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے مخاطب دوسرے لوگ ہو سکتے ہیں۔ اسلام تو یہ نہیں کہتا۔ کہ دنیا میں غلط عقائد

کی کوئی سزا ملتی ہے بلکہ اسلام یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں صرف شرارت اور بدی کی سزا ملتی ہے۔ خالص عقیدہ کی غلطی کی سزا اگلے جہان میں ملے گی۔ اس دنیا میں نہیں۔ ہاں غلط عقائد کا اثر ضمنی طور پر دماغ پر پڑتا ہے۔ مگر اس کے نتائج کا نمایاں طور پر نظر آنا ضروری نہیں مثلاً شرک کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان جن چیزوں کی پرستش کرتا ہے ان کے بارہ میں تحقیقات کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ مگر عیسائیوں کا شرک اس نوع کا نہیں۔ جو لوگ سورج۔ چاند دریاؤں اور پہاڑوں وغیرہ کو معبود مانتے ہیں۔ وہ علمی ترقی سے محروم رہتے ہیں۔ جو شخص سورج کو یا پانی کو معبود مانتا ہے۔ وہ اس امر کی بھی جرأت نہیں کر سکتا کہ ان کی حقیقت اور اصلیت کے بارہ میں چھان بین کرے اور ان کی کنہہ کو معلوم کرے۔ جو شخص دریا کو معبود مانتا ہے وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا۔ کہ کسی دریا سے کوئی نہر نکالے چنانچہ جب انگریز دریائے گنگا سے نہر نکالنے لگے۔ تو ہندوؤں نے بہت شور مچایا اور کہا کہ یہ بہت بڑا پاپ کیا جا رہا ہے۔ اور اتفاق کی بات ہے۔ کہ دو دفعہ کوشش کی گئی۔ اور دو دفعہ ناکامی ہوئی اور نقصان اٹھانا پڑا۔ ہندوؤں نے اس پر یہی کہا کہ یہ بھی گنگا کی کرامت ہے۔ کہ اس سے نہر نہیں نکالی جا سکتی۔ آخر ایک انگریز انجینئر جس کا نام کاٹلی تھا۔ اس میں کامیاب ہوگیا اس پر کسی شاعر نے یہ مصرعہ موزوں کر دیا کہ

کاٹلی صاحب نے گنگا کاٹ لی

تو نیچر کے بارہ میں شرک کا تو یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان ان چیزوں کی ماہیت معلوم نہیں کر سکتا۔ جن کو وہ معبود مانتا ہے اور اس طرح

علمی ترقی کا دروازہ

مسدود ہو جاتا ہے۔ مگر یہ صورت ہر شرک کے متعلق نہیں ہوتی۔ عیسائی جس قسم کا شرک کرتے ہیں۔ وہ اس سے مختلف ہے اس کا وہ نتیجہ تو نہیں نکل سکتا جو نیچر کی اشیاء کو خدا تعالیٰ کا شریک ماننے کا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ عیسائی خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت سے محروم رہتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ کو خدا مانکر اگر عیسائیوں نے سائنس میں ترقی کر لی ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ ہماری یہ دلیل غلط ہے کہ مشرک علمی ترقی نہیں کر سکتا یہ ــــ یہ دو باتوں کو خلط کر دینے والی بات ہے جو شخص ایسا سمجھتا ہے اس نے ہماری دلیل کو سمجھا ہی نہیں۔ نیچر کی اشیاء کو معبود ماننے کا نتیجہ جو ہوتا ہے۔ انسان کو خدا ماننے کا وہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کے اصرار پر یہ دعا مانگی تھی کہ ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء اور اس کی وجہ سے عیسائیوں نے دنیوی ترقی تو بے شک کی۔ مگر وہ دین سے محروم رہ گئے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جب یہ دعا مانگی تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ انی منزلھا علیکم۔ فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احداً من العالمین۔ یعنی میں یہ مائدہ تو نازل کر دوں گا۔ مگر اسکے بعد تم میں سے جو کوئی کفر کرے گا۔ میں اسے عذاب بھی ایسا دونگا۔ کہ جو کسی اور کو نہ دیا گیا ہو۔ اسکے بالمقابل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے یہ بھی نہیں کہا۔ کہ دعا کریں۔ ہمیں دولت ملے۔ تجارتیں ملیں۔ اور حکومتیں حاصل ہوں۔ بلکہ انہوں نے ہمیشہ

روحانی اور مذہبی ترقی

کی ہی خواہش کی۔ اور جب انہوں نے روحانیت میں ترقی کر لی تو اسکے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے انہیں حکومت بھی عطا کر دی۔ وہ دنیا میں پھیل گئے اور انہیں غلبہ حاصل ہو گیا اور تجارتوں پر بھی انہیں کامیابی حاصل ہوئی مگر یہ چیزیں ان کا اصل مقصود نہ تھیں انکا اصلی مقصود و مدعا دین ہی تھا۔ لیکن عیسائیوں نے اپنا اصل مقصود مائدہ قرار دیا اور اسی کو خدا تعالےٰ سے مانگا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم یہ دعا قبول تو کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر اس مائدہ کو اور دنیوی ترقیات کو دین کے لئے نہیں بلکہ دنیوی اغراض کے لئے استعمال کیا تو پھر ہم ان کو عذاب بھی ایسا دیں گے کہ جو کسی کو نہ دیا گیا ہو۔ یہ انعام پہلے کسی نبی کی قوم نے نہیں مانگا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم دے تو دیتے ہیں۔ لیکن اگر

انعام کا غلط استعمال کیا گیا

تو سزا بھی وہ ملے گی۔ جو پہلے کسی قوم کو نہ دی گئی ہو۔ اور عیسائی اقوام کو جو سزا مل رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ باقی یہ کہنا کہ جنگوں میں تو دوسری اقوام بھی مبتلا ہوتی ہی ہیں۔ اسلئے یہ کوئی غیر معمولی سزا نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کیا یہ سزا اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ اس کا موازنہ دوسری سزاؤں سے کیا جائے۔ ابھی تو سزا کا سلسلہ جاری ہے۔ کسی شخص کو دو ردو نجار چڑھ کر اتر گیا ہو اور ایک دوسرے کو ابھی چڑھا ہوا ہو تو ان دونوں کی تکلیف کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ایک کو تو ابھی چڑھا ہوا ہے ۔ معلوم نہیں ابھی اس نے کتنی تکلیف اٹھانی ہے اسلئے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پہلے آدمی کو تکلیف بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ اسے کم ہوتی ہے۔ کیونکہ اسے تو ابھی بخار چڑھا ہوا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ ٹائیفائڈ ہو۔ اور ابھی کتنے روز اور تکلیف اٹھانی پڑے اسی طرح وہ سزا جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابھی دی جا رہی ہے۔ اور جو ابھی انجام کو نہیں پہنچی اس کا مقابلہ پہلے عذابوں سے کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

مشن ہاؤس میں متعدد جلسے۔ مختلف سوسائیٹیوں میں تقاریر

ــــ لٹریچر کی اشاعت۔ نو مسلموں کی تعلیم و تربیت ــــ

ــــ رپورٹ ماہ فروری سنہ ۱۹۶۰ء ــــ

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ــــ(۲)ــــ

۲۔ پاکستانی سفارتخانہ کی طرف سے ایک پاکستانی جرنلسٹ جناب عزیز بیگ صاحب کے اعزاز میں ایک رسیپشن کا اہتمام کیا گیا چنانچہ اس موقعہ پر بیگم صاحبہ لیاقت علی خان سفیر پاکستان متعینہ ہالینڈ اور جناب عزیز بیگ صاحب سے ملاقات ہوئی نیز اس جگہ پر متعدد اخبارات کے اڈیٹر صاحبان اور نمائندگان پریس کے علاوہ بعض بڑی شخصیتوں اور متعدد سوسائیٹیوں کے منتظمین سے تعارف حاصل ہوا۔

۳۔ پاکستان ڈچ سوسائٹی کی طرف سے ماہ فروری میں ایک جلسہ کا وسیع پیمانہ پر انعقاد ہوا۔ جہاں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ نے پاکستان کی موجودہ حکومت اور ترقیات کے لئے موجودہ طریق کار کی تفاصیل سے آگاہ فرمایا۔ اس جلسہ میں اعلیٰ طبقہ کے لوگوں نے شرکت کی۔

پریس میں تذکرہ

مسجد ہالینڈ کی تبلیغی مساعی میں ہالینڈ کے پریس نے بھی خاص دلچسپی لی۔ چنانچہ ہمارے منعقد کردہ اہم جلسوں کی رپورٹیں متعدد اخبارات میں شائع ہوتی رہیں۔ بعض اخباروں نے اہم مواقع پر اپنے فوٹو گرافر بھجوائے۔ یونائیٹڈ پریس نے خاص طور پر اپنا نمائندہ بھجوایا جس نے متعدد تصویریں اتاریں۔ یونائیٹڈ پریس والے یہ تصاویر بعض اسلامی ممالک کو بھجوانا چاہتے ہیں۔

دیگر تبلیغی مساعی

مندرجہ مساعی کے علاوہ مشن ہاؤس میں مستقل پروگرام کے تحت بھی خاصی مصروفیت رہی جو نہایت اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

تالیف و تصنیف

ہالینڈ مشن کے ساڑھے بارہ سالہ جوبلی کی تقریب کے مواقع پر ایک مضمون "ہالینڈ میں اسلام" کے موضوع پر تیار کر کے چھپوایا گیا تھا۔ قبل ازیں اس کی ڈیڑھ صد کاپیاں یہاں کے مختلف اخبارات کے مراکز اور اہم مقامات کو ارسال کی گئی تھیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مزید تین صد کی تعداد میں متعدد ممتاز حضرات کو بذریعہ ڈاک روانہ کی گئیں نیز دو صد کے قریب احباب نے انفرادی طور پر مشن ہاؤس سے یہ پمفلٹ حاصل کر کے فائدہ اٹھایا۔

ماہوار مضامین کی اشاعت

ہم نے گذشتہ سال سے جو ماہوار مضامین سائیکلو سٹائل شائع کر کے رسالہ کی شکل میں شائع کرنیکا سلسلہ شروع کیا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ کافی ثابت ہو رہا ہے ان مضامین کے ذریعہ جہاں ممبران جماعت کو اسلام کے مختلف مسائل۔ جماعت سے متعلقہ مباحث اور مشن کی مقامی خبروں سے آگاہ ہونے کا موقع ملتا ہے وہاں غیر مسلم حضرات کے لئے بھی مطالعہ اسلام میں بہت ممد و معاون ہوتے ہیں۔ اس ماہ جو مضامین شائع کئے گئے ان میں ایک مضمون ربوہ کی جائے وقوعہ اور آبادی کی موجودہ حالت کے متعلق تھا جو مکرم جناب حسن محمد خان صاحب عارف کے اس مضمون کا ترجمہ تھا جو ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو چکا ہے اور دوسرا حدیث معراج النبی المبارک پر مشتمل تھا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

نماز جمعہ میں باقاعدگی جمعۃ المبارک کی نماز اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ہوتی رہی جو اکثر مکرم انچارج صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبات میں قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث نبویہ کی تشریح بیان فرماتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی غرض و غایت کو بیان فرمایا۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے متعدد بار تعلیمی اور تربیتی اقتباسات کے تراجم پڑھ کر سنائے۔ جو ہم سب کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئے۔ آپ کی دیگر مصروفیات کے دوران خاکسار کو بھی نماز جمعہ پڑھانے کا موقع ملتا رہا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی تحریک کی گئی۔

تعلیم و تربیت۔ احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے جلسوں تقریروں اور خطبات جمعہ میں متعدد مسائل کے متعلق واقفیت پہنچانے کے علاوہ انفرادی طور پر بھی معلومات مہیا کی جاتی رہیں۔ خاکسار متعدد افراد کو عربی اور قرآن کریم کے اسباق دیتا رہا اور چھوٹے چھوٹے مسائل سکھلاتا رہا۔ ہفتہ وار علمی مجالس اور ماہوار مضامین کے ذریعہ بھی متعدد مسائل زیر بحث آتے رہے۔ جو مفید ثابت ہوئے۔

تبلیغی دورے اس عرصہ میں ہمیں ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغی اغراض سے جانے کا موقع بھی ملا۔ چنانچہ ایمسٹرڈم۔ واخننگن۔ دی بلٹ۔ آرنہم۔ ڈیلفٹ اور روٹرڈم کا دورہ کرتے ہوئے جماعت کے ممبران سے ملاقات کی۔ تبلیغی مجالس میں سوسائٹیوں میں تقاریر وغیرہ کا موقع ملا۔

رمضان المبارک گزشتہ سالوں کی طرح اس بار بھی بفضلہ تعالےٰ ماہ رمضان ہمارے لئے بہت سی برکات کا موجب ہوا۔ مشن کی طرف سے جماعت و دیگر مسلم احباب کو ان بابرکت ایام سے مستفید کرنے کیلئے پورا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ ماہوار مضامین کی اشاعت میں ماہ صیام کی غرض و غایت اور دیگر معلوماتی پہلوؤں پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی علاوہ ازیں اس بارہ میں دو سرکلر تیار کر کے بھجوائے گئے۔ جن میں اس مبارک مہینہ کی اہمیت [illegible] کرتے ہوئے احباب کو اس موقع پر [illegible] بد [illegible] ینڈ کی طرف سے جاری کردہ پروگرام سے مطلع کیا گیا کہ ہر شام قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس ہوا کرے گا اور نماز باجماعت ادا کی جایا کرے گی نیز مشن کی طرف سے ایک چارٹ تیار کیا گیا جس میں سحری و افطاری اور نماز فجر کے اوقات درج کئے گئے۔ یہ ٹائم ٹیبل مسلم سفارتخانوں اور دیگر ضرورت مند اصحاب کو روانہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں کئی شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔

مؤرخہ ۲۷ر فروری کی شام سے مسجد میں باقاعدہ طور پر درس قرآن پاک جاری ہوا جو سارا ماہ جاری رہا۔ احباب جماعت کے علاوہ متعدد بار غیر مسلم حضرات نے بھی شرکت کی۔ اس طرح پر درس کے دوران سوالات و جوابات کا بھی موقع پیدا ہوتا تھا درس قرآن کریم مکرم حافظ صاحب اور خاکسار نے باری باری دیا۔

ملاقاتیں اور گفتگو عرصہ زیر رپورٹ میں بعض اعلیٰ طبقہ کے لوگوں اور متعدد سوسائٹیوں کے منتظمین سے ملنے کے علاوہ مکرم حافظ صاحب انچارج مشن نے مطبع والوں سے کئی دفعہ ملاقات کی اور انگریزی ترجمہ قرآن کریم کی دوبارہ طباعت کے انتظامات کے بارہ میں گفتگو کی۔

خاکسار چار دفعہ روٹرڈم گیا جہاں بعض ملاقاتیں کیں ایک ہسپتال میں جاکر ایک پاکستانی مریض کی تیمارداری کی۔ اور ڈچ زبان نہ جاننے کی وجہ سے اسے جو مشکلات درپیش تھیں۔ ڈاکٹروں سے مل کر انہیں دور کر دیا۔ روٹرڈم کے ایک عیسائی فرقہ (Christen Gemeensch[illegible]) کے ایک پادری صاحب مسجد ہیگ تشریف لائے۔ اور اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی خاکسار نے ان کے سوالات کا جواب دیا۔ چنانچہ اسی ماہ انہوں نے اپنے ماہوار رسالہ میں اسلام کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور تعمیر مساجد کے پروگرام سے آگاہ کیا۔

زائرین کی آمد اس عرصہ میں بھی زائرین کا سلسلہ برابر جاری رہا مقامی احباب کے علاوہ بیرونجات کے متعدد سیاح اور تاجر صاحبان مسجد کی زیارت کے لئے تشریف لاتے رہے۔ چنانچہ اس ماہ پاکستان۔ مصر۔ انڈونیشیا۔ عراق۔ سوریا وغیرہ کے متعدد احباب مسجد میں آئے۔

ترسیل لٹریچر و خط و کتابت

متعدد لوگوں کی طرف سے اس عرصہ میں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط موصول ہوتے رہے۔ بہت سے نوجوانوں اور بڑی عمر کے لوگوں نے اسلام کے متعلق دلچسپ سوالات ارسال کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا۔ متعدد تنظیموں نے اسلام اور احمدیت پر تقاریر کے لئے درخواستیں بھجوائیں جن کا بروقت انتظام کیا گیا اور متعدد حضرات کی طرف سے لٹریچر کے حصول کے لئے خط ملے جنہیں مناسب کتب بھجوائی گئیں۔ چنانچہ ہالینڈ کے علاوہ فرانس۔ بلجیم۔ جرمنی۔ انگلینڈ جنوبی افریقہ تک کتب ارسال کی جاتی رہیں خط و کتابت کے کام میں ہمارے نو مسلم ڈچ M.W.L. Janssen نے کافی تعاون کیا۔ فجزاہ اللہ۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ جماعت ہالینڈ کی مزید ترقی کے لئے اور اس ملک میں اسلام کی نمایاں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم اکمل مبلغ برائے ہالینڈ

محترم ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف کی وفات

میرے والد محترم ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف ۶۰/۶/۱۶ کو ۷½ بجے رات چنیوٹ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ جنازہ ۱۷ر جون کی صبح کو ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ احباب نے کثرت سے جنازہ میں شرکت کی۔ سینکڑوں احباب چنیوٹ سے تشریف لائے آپ کو ۹ بجے صبح بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ بیرم پور ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ۱۹۰۳ میں کی تھی۔ نہایت منکسر المزاج سلسلہ کے فدائی۔ بااخلاق اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(احمد علی بٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ)

نئے مخلصین کی ضرورت

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید)

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلصین واقفین کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے شیدائی ہوں۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اصلاحی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری فروتنی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔

ایسے مخلصین فوری طور پر نظامت تعلیم وقف جدید سے رابطہ پیدا فرمائیں اور اپنے تعلیمی اور دیگر کوائف سے نظامت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ان کی اشد ضرورت ہے وقف کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

حصہ آمد کے موصیوں کے حسابات بھیجے جا رہے ہیں

۱۔ حصہ آمد کے جو موصی احباب فارم ہائے اصل آمد بابت سال ۶۰-۱۹۵۹ء پر کر کے دفتر کو واپس کر چکے ہیں۔ ان کے حسابات ۳۰ر اپریل ۱۹۶۰ء تک تیار کروا کر بھجوائے جا رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۵ر جولائی تک اُن تمام موصی اصحاب کی خدمت میں حسابات پہنچ جائیں گے۔ جنہوں نے فارم اصل آمد پر کر کے واپس کر دیئے ہیں یا ۳۰ر جون تک واپس کر دیں گے اگر حصہ آمد کے کسی موصی دوست کو ۱۵ جولائی تک حساب نہ ملے تو براہ کرم وہ مطلع فرمائیں۔

۲۔ جن احباب نے ابھی تک فارم اصل آمد پُر کر کے واپس نہیں کئے ان کی خدمت میں التماس ہے کہ ۳۰ر جون سے قبل یہ فارم پُر کر کے واپس کر دیں تاکہ ان کو ۱۵ر جولائی تک ان کا حساب مل جائے۔

۳۔ حصہ آمد کے اگر کسی موصی کو تاحال فارم اصل آمد دفتر سے ہی نہ ملا ہو۔ تو وہ بلا توقف اطلاع دیں تاکہ فارم بھجوا دیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ کی طرف سے ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام

مورخہ ۲۹ مئی کو بوقت ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ مجلس ہذا کی درخواست پر جناب چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ چائے کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز برادرم چوہدری غلام احمد صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ بعد ازاں شیخ عبدالقادر صاحب نے مولانا شمس صاحب کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد شمس صاحب نے "دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا" کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سامعین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی ان پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی جو غلبہ اسلام کے متعلق ہیں اور واضح کیا کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا وقت اب نزدیک ہے۔ آپ نے تبلیغ اسلام کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بھی حاضرین کے سامنے رکھے۔ اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ہر رنگ میں ان کی مدد کی۔

آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے تمام اسلامی فرقوں کے اتحاد پر زور دیا۔ تاکہ وہ متحد ہو کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کر سکیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ کے ممبران نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے خاص ہمت اور جدوجہد سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

(ملک منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ)

بقایا داران توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۲ء میں بقایا داران کو بقایا جات ادا کرنے کی پرزور تحریک فرمائی تھی اور احباب کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:

"۔۔۔ لیکن تم یہ بھی جانتے ہو کہ باوجود ان مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو۔ تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو۔ تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو۔ اگر تم باوجود ان مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ اگلے سال ہمیں فراخی دے دے تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو یہ کام بھی کرو۔"

بشاشت قلب کے ساتھ اسلام کی اشاعت کے لئے مالی امداد دینے کے لئے آگے بڑھنے کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ:

"۔۔۔ پس اپنے عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو اسی قدر تم خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ گے اور یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری ان حقیر قربانیوں کی وجہ سے ہر جگہ تمہیں نیچے دکھانے والے ناکام رہے۔ تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے۔"

بقایا داران کو دفتر سے چٹھیاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کرنے کے لئے اپنی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قربانی کے میدان میں آگے بڑھ کر بشاشت کے ساتھ اپنی محبت کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم پیر عبدالغنی صاحب ہاشمی گوٹیکی گجرات میں چند دن سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خورشید پیرزادہ ربوہ)

(۲) میری اہلیہ نیز میری بچی تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد اسحٰق واہ کینٹ)

(۳) خاکسار کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (سید صمصام الدین احمد مبلغ علاقہ گندوا پاڑا اڑیسہ)

(۴) برادرم غلام حسین صاحب آجکل چند مشکلات میں ہیں اور بیمار بھی ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ضیاء الدین احمد)

(۵) میرے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف سمانیلہ ضلع گجرات ہائی بلڈ پریشر کے سبب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی التجاء ہے۔

(محمد اسمٰعیل خالد مینیجر احمد آباد اسٹیٹ ننگرپارکر سندھ)

احمدی کمپونڈر اصحاب توجہ فرمائیں!

ایسے مخلص احمدی احباب جو کمپونڈری کا باقاعدہ امتحان پاس ہوں اور سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ نظامت تعلیم وقف جدید سے خط و کتابت کریں۔ ان کے لئے کام کے ایسے مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ جن میں دنیاوی فائدہ کے علاوہ سلسلہ کی خدمت کا بھی اچھا موقع مل سکتا ہے۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ضروری ہے۔ (ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں ایک علمی مقالہ

مورخہ ۱۴/۶ کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم یحییٰ فضلی صاحب نے "اسلام کا نظریہ ریاست" کے موضوع پر ایک علمی و ادبی مقالہ پڑھا۔ حاضرین نے دلچسپی سے مقالہ سنا۔ مقالے کے اختتام پر حاضرین کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ یہ دلچسپ پروگرام پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم میجر عارف الزمان صاحب نے فرمائی۔ (عزیز احمد زاہد سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی دسویں فہرست

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

نمبر	نام	مقام	رقم
(۱۲۴)	صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	-/۱۵۰
(۱۲۵)	مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اوجلوی	راولپنڈی شہر	-/۱۵۰
(۱۲۶)	مکرم پیر ضیاء الدین صاحب	"	-/۱۵۰
(۱۲۷)	مکرم ملک مبارک احمد صاحب ارشاد	"	-/۱۵۵
(۱۲۸)	مکرم میاں محمد صفی اللہ صاحب بنگالی	"	-/۱۵۰
(۱۲۹)	مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب	"	-/۱۵۰
(۱۳۰)	مکرم بشیر احمد صاحب	"	-/۱۵۰
(۱۳۱)	ایک مخیر دوست	"	-/۵۰۰
(۱۳۲)	محترمہ بیگم ملک مظفر الدین صاحب	"	-/۱۵۰
(۱۳۳)	مکرم منظور الحق صاحب	"	-/۱۵۰
(۱۳۴)	محترمہ حسن آفتاب بیگم اسلم خانصاحب کلارک لارنس کالج مری		-/۱۲/۱۵۰

انصاراللہ کا امتحان سہ ماہی دوم

۲۶/۶ کو بروز اتوار (ربوہ میں ۲۴/۶ کو بروز جمعہ) نصف پارہ کا سورہ آل عمران سے تیسرے پارے کے آخر تک امتحان ہوگا۔ صرف ترجمہ پوچھا جائے گا۔ زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کے سب خواندہ ممبران کو شامل امتحان ہونے کی تحریک فرمائیں اور ان کے ناموں کی فہرست ارسال کریں۔ تعداد ضرور بھجوائیں۔

غلط فہمی نہ رہے ترجمہ دیکھ کر نہیں بلکہ زبانی لکھنا ہے۔ ترجمے کا ہی امتحان ہے۔

(قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵ جون کو رسالہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان ہوگا

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

مرکزیت، سالمیت اور استحکام کے بغیر کوئی نظام اسلامی نظام ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا

ہمارے ملک کے ماحول میں یہ شرائط صدارتی طرز حکومت میں ہی پوری ہو سکتی ہیں۔ (صدر ایوب)

(قسط دوم)

مورخہ ۱۵ جون کو پنجاب یونیورسٹی ہال میں لاہور ڈویژن کی بنیادی جمہوریتوں کی دو روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے جو تقریر کی تھی اس کا ابتدائی حصہ ۱۸ جون کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے بقیہ حصہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے

صدر نے کہا کہ جمہوریت کا دار و مدار ووٹوں کی گنتی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ کوئی جمہوری نظام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ سیاسی جمہوریت اور سماجی جمہوریت کا بھی برابر کا حصہ نہ ہو۔ سیاسی جمہوریت فقط حکومت کرنے کا انداز سکھاتی ہے۔ لیکن انسان کی زندگی حاکم اور محکوم کی حدود سے زیادہ وسیع ہے۔ اصلی جمہوریت وہی ہو سکتی ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہو اور اس کی ضروریات کے ہر تقاضے کو خوش اسلوبی سے پورا کر سکے۔ ایسی جمہوریت صرف سیاسی نظام ہی نہیں بلکہ زندگی کا نظام بن جاتی ہے اور اس کو چلانے کے لئے دل کے ساتھ ساتھ دماغ اور جذبات کے ساتھ ساتھ تدبر کی ضرورت پڑتی ہے زندگی میں اس قسم کا توازن پیدا کرنا کم از کم مسلمانوں کے لئے مشکل بات نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ خدا نے خود انہیں ملتِ وسطیٰ کا خطاب دیا ہے۔

یوں بھی اگر ہم نیک نیتی سے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو متوازن ہمہ گیر اور عملی قسم کی جمہوریت کی صرف ایک مثال ہمیں ملتی ہے اور وہ ہے خلفائے راشدین کی مثال بیرونی تعلیم اور اثرات کی اندھی تقلید نے ہم میں جو احساس کمتری پیدا کر رکھا ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ کہنا ایک فیشن سا بن گیا ہے کہ اسلامی نظام حکومت کبھی کامیاب ثابت نہیں ہوا یہ اسلام کے ساتھ ایک بہت بڑی ناانصافی ہے۔ آپ خود ہی سوچیئے کہ اس نظام سے زیادہ کامیاب اور کونسا نظام ہو سکتا ہے۔ جس کے ذریعے دیکھتے ہی دیکھتے اسلامی تہذیب اسلامی انصاف رواداری اور طرز حیات ایک عالم گیر تحریک بن گئی ہاں جب مسلمان نے خود اپنے ہاتھوں اس شاندار نظام میں کاٹ چھانٹ شروع کی تو اس کا شیرازہ ایسا بکھرا کہ ملتِ اسلامیہ آج تک اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس نہیں لا سکی۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا کہ یوں تو پچھلے تیرہ سو برس میں بہت سے مسلمان بادشاہوں نے بہت سی جگہ حکومت کی ہے لیکن تاریخ میں یہ پہلی بار ہے کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کو خود اپنے آپ پر حکومت کرنے کا موقع نصیب ہوا ہے۔ منہ زبانی تو ہم بڑے شوق سے اسلامی آئین کا دعوےٰ کر لیتے ہیں۔ لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہم اپنی روایات چھوڑ کر ارسطو اور سقراط اور افلاطون کے فلسفوں کا سہارا لینے لگتے ہیں

صدر نے کہا پچھلے آئین پر جب ہمارے لیڈروں نے اسلامک ریپبلک کا لیبل چسپاں کیا تھا۔ تو انہوں نے اسلام اور پاکستان دونوں کے ساتھ مذاق کیا تھا اب وہی شاطران کرام یہ چاہتے ہیں کہ ہم وہی مذاق پھر دہرائیں حضرات ہم سب کمزور اور گناہگار انسان ہیں۔ کم از کم مجھے کسی خاص بڑائی یا بزرگی کا دعوےٰ ہرگز نہیں لیکن ایک چھوٹے سے مسلمان کی حیثیت سے کم از کم ہمارا اتنا فرض تو ضرور ہے کہ اگر ہم اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے تو اس کا مذاق تو نہ اڑائیں۔ جہاں تک میں سوچ اور سمجھ سکا ہوں یہ میرا عقیدہ ہے کہ مرکزیت، سالمیت اور استحکام کے بغیر کوئی نظام اسلامی نظام ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ ہمارے ملک کے ماحول میں یہ تین شرائط صرف ایک ہی طرز حکومت میں پوری ہو سکتی ہیں اور وہ ہے ایک ایسا صدارتی نظام جس میں انتظامیہ عدلیہ اور قانون سازی کے شعبے آزاد بھی ہوں اور ہم آہنگ بھی مضبوط بھی ہوں اور مربوط بھی۔ ایسا نظام ڈھونڈنے کے لئے ہمیں کسی دوسرے ملک کی نقل اتارنے کی ضرورت نہیں بلکہ خود اپنے ماحول کا جائزہ لینا چاہیئے اور اسلام کے ابتدائی دور سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ اسلام نے ضمیر کی آزادی اظہار خیال کی آزادی اور علم کی آزادی کو اس وقت تسلیم کیا جب یہ باتیں باقی دنیا کے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں۔ مغربی جمہوریت نے اسلام کے اس اصول کو تو ضرور اپنایا ہے کہ حقوق کے معاملے میں سب شہری ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس نے شہریوں کو بھی اقلیت اور اکثریت کے دو مخالف گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پارٹی سسٹم کی بنیاد اسی تقسیم کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ اس سسٹم میں مخالف پارٹی کا سب سے بڑا کام یہ رہ جاتا ہے کہ وہ دوسری پارٹی کو ہر بار اور ہر قدم پر شکست دے کر اکثر اوقات یہ محض مخالفت برائے مخالفت ہوتی ہے اور ملک کی فلاح و بہبود سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا کمیونسٹ اور فاشسٹ نظام میں کئی پارٹیوں کی جگہ صرف ایک پارٹی کی حکومت ہوتی ہے جو کسی دوسرے فرد یا گروہ کی تنقید اور مخالفت کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرتی۔ اسلام کی روح ان دونوں نظاموں سے مختلف ہے۔ ایک پارٹی کی حکومت میں انسان کی انفرادی آزادی اور اس کے شخصی اور سماجی حقوق پامال ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مغربی جمہوریت کے پارٹی سسٹم میں دھڑے کی کھینچا تانی کی وجہ سے دیانت، سچائی اور خلوص کا خون ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں غلامی کا دور گذرا ہے وہاں اس قسم کی مشکلات اور کمزوریاں اور بھی زیادہ شدت سے نمایاں ہوتی ہیں۔ پارلیمانی جمہوریت

. . . .

میں ایک آزاد رائے رکھنے والے ممبر کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اسے مجبوراً ایک بینچر بننا پڑتا ہے اور عام طور پر اسے بے کار اور فضول سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی خاص پارٹی کے کام نہیں آ سکتا۔ حضرت عمرؓ نے جو مشاورتی کونسل بنائی تھی۔ وہ اصلی معنوں میں اسلامی تھی۔ اس میں مضبوط کردار کے دانشمند لوگ آپس میں مل جل کر تبادلۂ خیال کرتے تھے نہ تو ایک پارٹی کی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے دور نہ ہی وہ اقلیت اور اکثریت کے چکروں میں پڑتے تھے۔ اسلامی طرز آئین کا یہ تقاضہ ہے کہ اسمبلی یا پارلیمنٹ کا ہر ممبر قومی مسائل پر آزاد ممبر کی طرح رائے دے اور کسی پارٹی یا گروپ کے اثر میں نہ آئے۔ اس کا انتخاب بھی کسی پارٹی ٹکٹ پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مختلف علاقوں اور طبقوں کی ضروریات کے پیش نظر ہونا چاہیئے اور سب سے زیادہ اہم بات تو یہ ہے کہ ان کا انتخاب ان کے اپنے علم ان کے اپنے عمل اور ان کے اپنے کردار کی روشنی میں ہونا چاہیئے یہی صحیح اسلامی طرز انتخاب ہے

صدر نے کہا اگر آپ غور سے دیکھیں تو بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب قریباً قریباً انہیں اصولوں پر ہوئے ہیں۔ ہر ممبر کسی پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب نہیں ہوا۔ بلکہ اپنے ذاتی کردار کی بنا پر کامیاب ہوا ہے۔ قوم نے آزادانہ طور سے اسی ہزار نمائندے چن کر بنیادی جمہوریتوں میں بھیجے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ان نمائندوں کو پارلیمنٹ اور صدر کے الیکشن کے لئے انتخابی ادارہ کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی ہرج ہے یہ سب سمجھدار اور وطن دوست لوگ ہیں۔ ان پر اتنا بھروسہ تو آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ووٹ کا جائز اور مناسب استعمال کریں گے۔

آپ نے کہا کہ ایک روز میرے ایک دوست نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ اگر پارلیمنٹ وغیرہ کے انتخاب حلقے محدود کر دیئے گئے تو ووٹوں کی خرید و فروخت کا احتمال بڑھ جائے گا۔ ان کے حساب کے مطابق ایک ووٹ کی قیمت پانچ سے دو ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ اور اگر پانچ سو بنیادی ممبروں نے پارلیمنٹ کا ایک ممبر چننا ہو تو ایک سیٹ کی قیمت لاکھوں روپے تک ہو سکتی ہے۔ میرا خیال نہیں کہ ہمارے ملک کے امیر آدمی اتنے مہنگے سودے میں دلچسپی لیں گے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے ممبر اپنی جگہ اچھے کردار کے مالک ہیں۔ ان پر ووٹوں کی خرید و فروخت کا شبہ کرنا ایک بے بنیاد بہتان ہے۔ یوں بھی سیاسی حکومتوں کے زمانہ میں کئی امیر آدمیوں نے خاص طور پر لاہور میں اسمبلیوں کے ووٹ خریدنے کی بہت کوشش کی تھی۔ لیکن اس دور کے زمانہ میں بھی انہیں کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اب اس بدلے ہوئے ماحول میں اس قسم کی سودا بازی کا تو اور بھی کم امکان ہونا چاہیئے

نیا آئین

آپ نے کہا کہ شاید اس موقعہ پر آپ کے دل میں خیال آئے کہ آئینی کمیشن کے کام کے دوران میں مجھے آئندہ آئین کے متعلق کچھ کہنا چاہیئے یا نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تین وجوہ سے یہ باتیں کہنے کا حق حاصل ہے۔ ایک تو یہ کہ دستور کمیشن کو مکمل آزادی اور اختیار حاصل ہے کہ وہ جس قسم کی سفارشات ملک کے لئے مناسب سمجھے پیش کرے۔ اس معاملہ میں ارکان کمیشن اپنے ضمیر اور وطن کی محبت کے علاوہ اور کسی چیز کے زیر اثر نہیں ہیں۔ کمیشن کے چیئرمین اور باقی سب ممبروں سے اعلیٰ کردار کی توقع ہے۔ ان کے متعلق یہ شبہ کرنا کہ وہ ایک [illegible] مشین کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ اول درجہ کی حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ پاکستان کا ایک شہری ہونے کی حیثیت سے مجھے بھی دوسرے لوگوں کی طرح یہ حق حاصل ہے کہ میں آئندہ آئین کے متعلق اپنی ذاتی رائے کا اظہار کروں۔

جاپان کی سوشلسٹ پارٹی کے مشیر اعلیٰ پر قاتلانہ حملہ

سوشلسٹوں کی طرف سے وزیر اعظم کے استعفےٰ اور پارلیمنٹ توڑنے کا مطالبہ

ٹوکیو ۱۸ ؍ جون کل جاپانی پارلیمنٹ کے سامنے جاپان کی سوشلسٹ پارٹی کے ایک مقتدر لیڈر مسٹر جوتارا کاواکامی کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد سوشلسٹ پارٹی کے صدر نے وزیر اعظم کیشی سے ملاقات کی۔ اور یہ مطالبہ کیا کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ جاپانی پارلیمنٹ توڑ دیں۔ اور جوتارا کاواکامی پر قاتلانہ حملہ کی ذمہ داری قبول کریں۔ لیکن مسٹر کیشی نے مستعفی ہونے اور پارلیمنٹ توڑنے سے انکار کر دیا۔ وزیر اعظم نے امریکہ سے سلامتی کے معاہدے کی توثیق کے عزم کا اعادہ کیا۔

جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ امریکہ اور جاپان کے درمیان سلامتی کا معاہدہ اس ماہ کے آخر تک نافذ ہو جائے گا۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ جاپانی پارلیمنٹ کل آدھی رات کو معاہدہ کی خود بخود منظوری دے دے گی۔

کل صدر آئزن ہاور کے دورہ جاپان کی تنسیخ کے اعلان کے بعد بعض حلقوں نے توقع ظاہر کی تھی کہ اب حالات پر سکون ہو جائیں گے۔ لیکن کل ایک سوشلسٹ لیڈر پر قاتلانہ حملہ نے حالات کو اور تشویشناک بنا دیا ہے کل ٹوکیو میں مظاہروں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاج کے لئے آج پارلیمنٹ کے سامنے اڑھائی لاکھ مزدور مظاہرہ کریں گے۔ تین لاکھ مزدور بدھ کو ہڑتال کریں گے۔

جوتارا کاواکامی کو چھاتی اور بازو پر زخم آئے ہیں انہیں فی الفور ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے مبینہ حملہ آور بیس سالہ شنزا بورو کوما کو موقع پر گرفتار کر لیا گیا۔

کاواکامی سوشلسٹ پارٹی کے مشیر اعلیٰ اور پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔ وہ اس پارٹی کے دائیں بازو کے لیڈر ہیں پولیس نے یہ معلوم کرنے کے لئے تحقیقات شروع کر دی ہے کہ شنزابورو کوما نے خود بخود یہ کام کیا ہے یا کسی کی شہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ جنگ کے بعد جاپان میں سیاسی قاتلانہ حملے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

ادھر جاپانی کابینہ کے اجلاس کے دوران روس نے جاپان کو جو یادداشت بھیجی وہ بھی حکومت جاپان کے فیصلے پر اثر انداز ہوئی ہے۔ اس یادداشت میں کہا گیا تھا کہ امریکہ سے سلامتی کے معاہدہ کی توثیق کے نتائج کی ذمہ دار حکومت جاپان پر عائد ہوگی۔

برطانیہ کے سفارتی حلقوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ حکومت جاپان کے فیصلے سے نہ صرف وزیر اعظم کیشی بلکہ امریکہ اور بالواسطہ سارے مغربی ملکوں کے وقار کو شدید زک پہنچے گی۔ اور جاپان کے واقعات سے یہ حقیقت واضح ہوگی کہ برلن کی بجائے اب مشرق بعید اور ایشیا کمیونسٹوں کے دباؤ کا مرکز بن چکا ہے اب لندن میں یہ سوال کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا وزیر اعظم جاپان پارلیمنٹ میں امریکہ سے سلامتی کے معاہدے کی توثیق کرا سکیں گے۔

حکومت جاپان کے فیصلہ پر روسی لیڈروں کا اظہار مسرت

ماسکو ۱۸ ؍ جون حکومت جاپان نے صدر آئزن ہاور کا دورہ ملتوی کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر روسی لیڈروں نے اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ مشرق بعید میں امریکی پالیسی کی زبردست ناکامی ہوئی ہے۔

ماسکو میں مغربی ملکوں کے مدبروں نے کہا کہ صدر آئزن ہاور کے دورہ جاپان کا التوا روس کی حالیہ دھمکی کا پہلا براہ راست نتیجہ ہے روس نے یہ دھمکی دی تھی کہ دشمن کے طیارے جن اڈوں سے اڑ کر کمیونسٹ ملکوں پر پرواز کریں گے ان اڈوں کو روسی راکٹ تباہ کر دیں گے۔ مغربی ملکوں کے لیڈروں نے کہا کہ پرسوں ٹوکیو میں مظاہروں

سکھ روزنامہ کے ایڈیٹر کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۷ ؍ جون۔ جالندھر کے ایک سکھ روزنامہ "اجیت" کے ایڈیٹر سردار نرمل سنگھ کو بدھ کے روز اندیشہ نقص امن کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے

درخواست دعا

میری لڑکی فہمیدہ روحی آپریشن خراب ہو جانے کے باعث ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور آج کل گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ میرے دو بچوں رشید اور انیس نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ان کی کامیابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ سید سعید سلیم

دار التجلید۔ لاہور

حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی مرحومؓ کے تابوت کی مقبرہ بہشتی میں تدفین (بقیہ صفحہ اول)

اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے تابوت کو کندھا بھی دیا بعد ازاں تابوت مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ بہت سے احباب تابوت کے ہمراہ قبرستان تک گئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

حضرت میاں خیر الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعودؑ کے اوّلین اور مخلص صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے اپنے دونوں بڑے بھائیوں حضرت میاں جمال الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی معیت میں بیعت لدھیانہ کے معاً بعد حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اور پھر تمام عمر نہایت درجہ وفاشعاری اور اخلاص کے ساتھ بیعت کے عہد کو نبھایا اور خدمات بجا لاتے رہے۔ ان تینوں واجب الاحترام بھائیوں کو ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف بھی حاصل تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تینوں بھائیوں کا سلسلہ دینی کتب میں متعدد جگہ اکٹھا ہی ذکر کیا ہے اور ان کے اخلاص و عقیدت کی بہت تعریف کی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ ان سب کے درجات برابر بلند ہوتے رہیں اور ان کی نسلوں کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہوتے ہوئے انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۱ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع ترک تحصیل جھنگ

احمد۔ گامن پسران مولا بخش۔ اللہ داد۔ علی محمد۔ اللہ بخش پسران خان محمد سیال سکنہ موضع ترک۔ تحصیل جھنگ

بنام

جیون داس۔ جیت رام پسران رام کشن۔ پورن داس۔ سکھا رام پسران رام کشن۔ رام لال رام دتہ پسران بلی رام۔ وجے مہتی بیوہ بھگوان رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۹ ۔ ۲ ۔ ۵۷ ۔ ۹ بقدر ۲۳ کنال ۳ مرلہ

مندرجہ بالا میں جیون داس وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۲ ؍ ۷ ؍ ۶۰ بوقت صبح ۷ ½ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۰ ؍ ۶ ؍ ۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ...... مہر عدالت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴